www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جولوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں.....(سورۃ النور۔۱۹)

# VALENTINE'S DAY

## Beware of Hell Fire

کرمکِ ناداں طوافِ شمع سے آزاد ہو

اپنے مرکز کے تجلّی زار میں آباد ہو

تحریر: امِ عبد منیب

مرکز الدعوة الاسلامية

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



## اجتنبوا اعداء اللہ فی اعیادھم

﴿اللہ کے دشمنوں سے ان کے تہواروں میں (ہر قسم کی شرکت سے) اجتناب کرو﴾

قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ

محترم قارئین! میں نے آج تک جس موضوع پر لکھا کھلے دل سے لکھا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔ لیکن اس موضوع پر لکھنے کے لئے مجھے چار سال تک سوچنا پڑا۔ کیوں؟ بار بار یہ خیال آتا کہ بسا اوقات برائی کا تذکرہ..... بھلے وہ اس سے نفرت پر ہی مبنی کیوں نہ ہو..... اسے مزید ہوا دینے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔ نیز یہ ایک ایسا موضوع ہے جس میں بار بار بے حیا الفاظ اور خیالات کو لکھنا پڑتا ہے۔ سچ پوچھیں تو راقمہ کے نزدیک ویلنٹائنز ڈے، یوم محبت اور لورز فیسٹیول جیسے الفاظ بولنا بھی جرم اور بے حیائی ہے کیونکہ یہ آوارہ مزاجی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس پر اس دن کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

جب روزنامہ جنگ★ نے ۱۴ فروری ۲۰۰۳ کو ویلنٹائنز ڈے کی مناسبت سے انتہائی مؤثر، پرکشش، خوبصورت اور جاذب نظر چوکھٹوں اور جملوں کے ذریعے قارئین کو اس دن کے منانے کے لئے مختلف قسم کی، اپنی فکری سنڈاس سے نکال کر، گندی سجیشنز (آراء) دیں تو راقمہ سے نہ رہا گیا اور اسے قلم اٹھانا ہی پڑا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسلام کے مطلوبہ شرم و حیا اور عفت مآب معاشرے سے ہمیشہ وابستہ رکھے اور بے راہروی کے مظاہر، جشن، روایات اور خیالات سے ہماری نوجوان نسل کو دلی نفرت عطا کرے۔ آمین ............ [ام عبد منیب]

---

★ مصنفہ کے پیش نظر چونکہ یہی اخبار تھا لہٰذا انہوں نے اسی کا تذکرہ کیا، جبکہ ملک کے تمام بڑے بڑے اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔



## ویلنٹائنز ڈے

ویلنٹائنز ڈے..... اہل مغرب کے اوباش طبقے کا پسندیدہ تہوار ہے۔ اسے اہل پاکستان نے گزشتہ پانچ سالوں میں بذریعہ کیبل انڈیا سے درآمد کیا ہے۔ اس سے قبل بے حیا اور بے خدا مغربی تہذیب کی اس خباثت سے ہماری نئی نسل ناواقف تھی۔ ہمارے ملک کے طبقۂ اشرافیہ -- جس کے ہاں دولت بھی ہے اور آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں سے ملحق انگلش سکولوں کی بدولت حاصل کی ہوئی تعلیم بھی نیز جو یورپ کی نقالی کے بخار میں بری طرح مبتلا ہیں -- نے اسے ہمارے یہاں متعارف کرایا۔ ان کے اس فعل کو قومی اخبارات کے تبصرہ نگاروں نے رنگا رنگ سرخیاں جما کر حیا بیزار صحافی ہونے کا ثبوت دیا۔ جب یہ سرخیاں عوام کی نظروں سے گزریں تو انہوں نے بھی اس یومِ محبت کی ''سرخی'' کو اپنے رخ کا غازہ بنالیا۔ چنانچہ اب یہ دن دھوم دھڑلے سے منایا جانے لگا ہے جس کا ثبوت روزنامہ جنگ کی مندرجہ ذیل رپورٹ ہے:

''صبح سے رات گئے تک پھولوں کا سفر جاری رہا۔ گل فروشوں کی چاندی رہی اور پھولوں کی دکانوں پر رش رہا۔ آج سرخ گلاب نہ ملنے پر دوسرے رنگوں کے گلاب خرید کر چاہنے والوں کو بھجوائے جاتے رہے۔ گل دستے ۱۰۰ روپے سے ۵۰۰ روپے تک بکتے رہے۔ رات کو بعض بڑے ہوٹلوں نے ویلنٹائن ڈے کا اہتمام کیا۔''

[۱۵ فروری ۲۰۰۲]

بڑے ہوٹلوں سے مراد یقیناً وہ غیر ملکی ہوٹل ہیں جو اپنی ثقافت کو عام کرنے، بے حیائی پھیلانے اور نئی نسل کو اسلام سے دور کرنے کی سازش اور منصوبہ لئے اسلامی ممالک میں اپنی دکانیں کھولتے ہیں، پھر ان غیر ملکی دکانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے ملکی ہوٹل بھی انہی کی روش اپنا لیتے ہیں۔

## ویلنٹائنز ڈے کا پس منظر:

ہماری نئی نسل جس دن کو اتنے اہتمام سے منانے کی گرویدہ ہو رہی ہے اس کے اپنے ہم مذہب بھی اس دن کو اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا (Encyclopedia of Britannica) کے مصنف نے اس کا تعارف صرف دو سطروں میں لکھا ہے اور وہ بھی مندرجہ ذیل الفاظ میں:

''سینٹ ویلنٹائن ڈے کو آج کل جس طرح عاشقوں کا تہوار (Lover's Festival) کے طور پر منایا جاتا

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ہے یا ویلنٹائنز ڈے کارڈ بھیجنے کی جو نئی روایت چل نکلی ہے، اس کا سینٹ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اس کا تعلق یا تو رومیوں کے دیوتا "لوپر کالیا" (Luper Calia) کے حوالے سے ۱۵ فروری کو منائے جانے والے تہوار بار آوری ... یا پرندوں کے ایام اختلاط (Mating Season) سے ہے۔" [بحوالہ ویلنٹائنز ڈے منانا ضروری ہے؟ از عطاء اللہ صدیقی، ماہنامہ محدث]

یہ انداز تعارف ثابت کرتا ہے کہ یہ تہوار خود یورپ میں بھی نو وقوع ہے جس کے بارے میں کوئی ٹھوس دلیل نہیں کہ یہ کیوں منایا جاتا ہے۔ ایک اور انسائیکلوپیڈیا "بک آف نالج" (Book of Knowledge) میں لکھا ہے: "۱۴ فروری محبوبوں کے لئے خاص دن ہے، ایک وہ وقت تھا کہ اسے سال کا وہ وقت خیال کیا جاتا تھا جب پرندے صنفی مواصلت کا آغاز کرتے ہیں اور محبت کا دیوتا نوجوان مردوں اور عورتوں کے دلوں پر تیر برسا کر انہیں چھلنی کرتا ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ ان کے مستقبل کی خوشیاں ویلنٹائنز تہوار سے وابستہ ہیں۔"

ویلنٹائنز ڈے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا آغاز ایک رومی دیوتا "لوپر کالیا" کی صورت میں ہوا۔ قدیم رومی مرد اس تہوار کے موقع پر اپنی دوست لڑکیوں کے نام اپنی قمیصوں کی آستینوں پر لگا کر چلتے تھے۔ بعض اوقات یہ جوڑے تحائف کا تبادلہ بھی کرتے تھے۔ بعد میں اس تہوار کو سینٹ ویلنٹائن (saint Valentine) کے نام سے منایا جانے لگا تو اس کی بعض روایات کو برقرار رکھا گیا۔ اسے ہر اس فرد کے لئے اہم سمجھا جانے لگا جو رفیق یا رفیقہ حیات کی تلاش میں تھا۔ سترھویں صدی کی ایک ایسی ہی پُر امید دوشیزہ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ اس نے رات کو سونے سے پہلے اپنے تکیے کے ساتھ پانچ پتے ٹانکے۔ اس کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے وہ خواب میں اپنے ہونے والے خاوند کو دیکھ سکے گی۔ بعد ازاں لوگوں نے اس کی جگہ تحائف اور کارڈز کا سلسلہ شروع کر دیا۔" [بحوالہ ویلنٹائنز ڈے منانا ضروری ہے؟]

## سینٹ ویلنٹائن کون تھا؟

سترھویں صدی عیسوی میں روم میں ویلنٹائن نامی ایک پادری تھا جو ایک راہبہ (Nun) کے عشق میں مبتلا ہو گیا۔ عیسائیوں میں راہبوں اور راہبات کے لئے نکاح کرنا ممنوع ہے۔ سینٹ (پادری) ویلنٹائن



نے اپنی معشوقہ راہبہ کو تشفی دینے کے لئے اسے بتایا کہ ۱۴ فروری کا دن ایسا ہے کہ اس روز اگر کوئی راہب یا راہبہ ملاپ کرے تو کوئی گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ راہبہ نے اس پر یقین کر لیا اور جوش عشق میں یہ کر گزرے لیکن راز فاش ہو گیا۔ کلیسا کی روایات کی اتنی سنگین خلاف روزی کرنے کے جرم میں ان دونوں کو قتل کر دیا گیا۔ بعد میں من چلوں نے ویلنٹائن کو شہید محبت کے درجہ پر فائز کرتے ہوئے ان کی یاد میں یہ دن منانا شروع کر دیا۔ یوں اس کا نام ویلنٹائنز ڈے مشہور ہو گیا۔ [بحوالہ ویلنٹائنز ڈے منانا ضروری ہے؟]

## ویلنٹائنز ڈے جنسی آوارگی کا دن:

ویلنٹائنز ڈے کی بنیاد پرندوں کے Mating Season پر ہو یا رومی دیوتا لوپر کالیا کے تہوار بار آوری سے... مردوں کے محبوبہ کے نام کوٹ پر سجانے کا مشغلہ ہو... یا کنواروں کے رفیقِ حیات تلاش کرنا.... یا سینٹ (پادری) ویلنٹائن کے نن (راہبہ) کے ساتھ معاشقے، بدکرداری اور قتل کی داستان ... ان سب کا ماحاصل عاشقوں کے تہوار (Lover's Festival) میں سمٹ آیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مغرب میں بھی سنجیدہ، باوقار اور مہذب لوگوں نے اسے کبھی قبول نہیں کیا۔ محترم عطاء اللہ صدیقی لکھتے ہیں: "چرچ نے اس خرافات کی ہمیشہ مذمت کی اور اسے جنسی بے راہ روی کی تبلیغ پر مبنی قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس سال بھی پادریوں نے اس دن کی مخالفت میں سخت بیانات دیئے۔ بنکاک میں تو ایک عیسائی پادری نے ایک ایسی دکان کو نذر آتش کر دیا جس پر ویلنٹائن کارڈز فروخت ہو رہے تھے۔

[بحوالہ ویلنٹائنز ڈے منانا ضروری ہے؟]

## لورز فیسٹیول سے مراد:

ویلنٹائنز ڈے کو اردو میں متعارف کروانے والے اسے "یوم محبت" لکھتے ہیں۔ لیکن کون سی محبت اور کس سے محبت؟ والدین سے محبت یا بہن بھائیوں سے، بچوں سے محبت یا خاندان سے..... آیئے اس کا مفہوم اسی قوم کے طرز عمل سے سمجھتے ہیں۔

وہاں ان سب رشتوں سے محبت ایک قصہ پارینہ بن چکا ہے۔ وہاں بوڑھے والدین تنہائی کے عذاب میں اولاد کو ایک نظر دیکھنے کی تمنا لئے سسک سسک کر مر جاتے ہیں۔ بچے پیدا کر کے ماں باپ انہیں

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ کر خود عیش وعشرت میں غرق رہتے ہیں۔ بہن بھائی کا مقدس رشتہ ختم ہو چکا ہے۔

قانون کی نظر میں میاں بیوی لیکن معاشرے کی نظر میں اور خود اپنے خیال میں وہ ایسے پارٹنرز ہوتے ہیں جو ایک گھر میں سرائے کی طرح آکر داخل ہوتے اور نکل جاتے ہیں اور میاں بیوی کے تعلقات جس سے جی چاہے قائم کرنے میں مکمل آزاد ہوتے ہیں۔

مغربی معاشرے میں محبت کا مفہوم ہے ''جنسی کشش''... چونکہ ویلنٹائنز ڈے کی تمام روایات کی بنیاد بھی جنسیت ہی سے متعلق ہے۔ اس لئے مغرب کے معاشرے کا یہ پسندیدہ تہوار ہے۔ محترم عطا اللہ صدیقی اپنے مضمون میں ایک دوست کے چشم دید منظر کو یوں بیان کرتے ہیں: ''حالیہ برسوں میں امریکہ اور یورپ میں اس دن کو جوش وخروش سے منانے والوں میں ہم جنسی میں مبتلا نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پیش پیش تھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سان فرانسسکو میں ویلنٹائنز ڈے کے موقع پر ہم جنس پرست خواتین و حضرات کے برہنہ جلوس دیکھے۔ جلوس کے شرکاء نے اپنے سینوں اور اعضائے مخصوصہ پر اپنے محبوبوں کے نام چپکا رکھے تھے (استغفر اللہ)۔ وہاں یہ ایسا دن سمجھا جاتا ہے جہاں محبت کے نام پر آوارہ مرد اور عورتیں جنسی ہوس ناکی کی تسکین کے شغل میں غرق رہتے ہیں۔'' (رب نے سچ فرمایا ہے: ''یہ لوگ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، یہی لوگ غافل ہیں۔'' [الاعراف ۱۷۹])

## ہمارے ذرائع ابلاغ ؟

مغربی آوارگیوں کے اسیر لوگ پاکستان میں اس کلچر کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ اخبارات وجرائد کے اکثر ذمہ دار صرف اسی مقصد کے لئے صحافت کا لبادہ اوڑھے اپنا کام کر رہے ہیں۔

روزنامہ جنگ ۹ فروری ۲۰۰۳ کا سنڈے میگزین میرے سامنے ہے...اس کے ہر صفحے کے کونے پر ...ایک خوبصورت چوکھٹے میں...تصویری اشاعت کے ساتھ...ایک ذو معنی جملہ...ویلنٹائنز ڈے کی مناسبت سے لکھ دیا ہے۔ اس جملے کے نیچے ''جنگ Close Up'' لکھ کر اپنی مغربیت پسندی اور جنسی آوارگی کا فخریہ اظہار بھی کیا ہے۔ ذرا ان جملوں پر آپ بھی غور کیجئے!!

☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......اب کپڑوں کا کچھ سوچ ہی لو۔



☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......چنا کسی کو اپنے لئے؟

☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......ڈنر کے لئے ٹیبل بک کرائی یا نہیں؟

☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......رکھو ایک الارم کلاک تاکہ نہ ہو لیٹ۔

☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......خریدو ایک کارڈ جو کہہ دے ہر بات۔

☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......ورلڈ کپ تو آتے جاتے رہیں گے پیار بار بار نہیں ہوتا۔

☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......بسنت چھوڑو دل کی ڈور کھینچو۔

☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......فریش آئیڈیا، سمندر کے کنارے ایک شام۔

☆اس ویلنٹائنز ڈے پر......کرکٹ میچ دیکھتے رہے تو ہو چکا دل کا میچ۔

مذکورہ اخبار نے جو اشارات دیئے ہیں ان سے بخوبی عیاں ہوتا ہے کہ وہ اس دن کو منانے کے لئے ہر قسم کے گناہ، آوارگی اور اسراف کو پاکستانی معاشرے میں دیکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ پی ٹی وی نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے ویلنٹائنز ڈے کے حوالے سے ایک شرمناک ڈرامہ بھی نشر کیا جس میں بھائی خود اپنی بہن کو اپنے دوست سے ویلنٹائنز ڈے کے موقع پر رنگ رلیاں منانے کے لئے مختلف تدبیریں کرتا ہے اور بالآخر کامیاب رہتا ہے۔ اسی سال ۱۴ فروری ۲۰۰۳ کو ایک معروف کلب میں ایک تقریب ہوئی۔ اس کا آنکھوں دیکھا حال ایک خاتون صحافی نے انگریزی اخبار کو بھیجا۔ وہ کہتی ہیں: ''مجھے اپنی فیملی اور دوستوں کے ہمراہ ایک پوش کلب میں ویلنٹائنز ڈے کی تقریبات میں شرکت کا اتفاق ہوا۔ وہاں نظم وضبط قائم رکھنے کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ جو تھوڑا بہت انتظام تھا وہ ہلڑ بازی مچانے والے ہجوم پر قابو پانے کے لئے بہت کم تھا۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے ناچنے کے لئے اسٹیج تیار کیا گیا تھا، جہاں لڑکیوں کو چھیڑا جا رہا تھا اور ان کی توہین کی جا رہی تھی اور وہ سکتے کے عالم میں آنسو بہا رہی تھیں لیکن اسٹیج پر ڈٹی ہوئی تھیں۔ مزید ظلم یہ ہوا کہ ایسے بے قابو ہجوم کی موجودگی میں تمام بتیاں گل کر دی گئیں اور چاروں طرف سخت تاریکی چھا گئی۔ ایسے میں موسیقی بھی اونچے سروں سے ہونے لگی کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ وہاں پر جو خرافات ہو رہی تھیں ان پر پردہ پڑ گیا۔ (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا'' از ایم حسن، نوائے وقت ۷ مارچ ۲۰۰۳ء)

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اگر اخبارات اور ٹی وی میں اس کی کوریج کا یہی انداز رہا تو جلد ہی یہ معاشرے پر بری طرح سوار ہو جائے گا۔ لاہور میں وحدت روڈ (نز د ملتان چونگی) پر ویلنٹائن انٹرنیٹ کلب اس بات کا غماز ہے کہ یہ اُس بے حیا پادری سے اس نوجوان نسل کو مانوس کرنے کی ایک سازش ہے۔ جیسا کہ بسنت کو آج سے بیس پچیس سال قبل ذلیل لوگوں کا کھیل سمجھا جاتا تھا۔ لاہور اور قصور کے علاوہ کسی جگہ اس کا نام ونشان نہیں تھا۔ اب صدر، وزراء اور سفراء بگھیوں میں بیٹھ کر اربوں روپیہ اس تہوار کی خرافات میں اڑانے کی روایت پر چل پڑے ہیں۔

## غیر ملکی کمپنیاں:

تہواروں، جشنوں اور میلوں کی آڑ میں غیر ملکی کمپنیاں اپنی تہذیب وثقافت کو رواج دیتی اور اپنی مصنوعات کو متعارف کروا کر کروڑوں روپوں کا منافع بھی حاصل کرتی ہیں اور پھر وہ منافع ہمارے ہی مسلمان بہن بھائیوں اور اسلامی ملکوں کو ختم کرنے پر صرف کرتی ہیں۔ گویا وہ ایک تیر سے تین شکار کرتی ہیں اور ہم اتنے سادہ لوح ہیں کہ اس کی ایک ایک قاتل ادا پر مرے جا رہے ہیں۔

ے وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا  کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

المیہ یہ کہ یہ کمپنیاں ہر برائی میں داڑھی والے مردوں اور برقع پوش عورتوں کا عکس ضرور پیش کرتی ہیں تا کہ اسلام، خاندان اور مشرقی شرافت وحیا سے تعلق خاطر رکھنے والے لوگ اس غلط فہمی میں اس کو قبول کر لیں کہ اسلام پسند اور باپردہ لوگ بھی تو اس کے اسیر ہیں۔ فروری ۲۰۰۳ میں اکثر اخبارات میں ایک برقع پوش خاتون کو ویلنٹائنز ڈے پر پھول خریدتے ہوئے دکھا کر اس تاثر کو عام کرنے کی کوشش کی گئی۔

اس تہوار کی مخالفت کے سلسلے میں تو ہندو بہتر ثابت ہوئے۔ انہوں نے اسے منانے کے خلاف بھرپور احتجاج کیا، شیوسینا نے کارڈز جلا دیے اور کہا یہ فحاشی ہندو تہذیب اور اخلاقیات کے خلاف ہے۔

(۱۳ فروری ۲۰۰۳ء۔ جنگ) ★

---

★ اس کے برعکس ہمارے ہاں جگہ جگہ بک سٹالز اور سٹیشنری کی دکانوں پر ویلنٹائن کارڈز فروخت ہوتے ہیں۔ کتب فروش حضرات معمولی منافع کی خاطر معاشرہ میں بے حیائی، جنسی آوارگی اور فحاشی پھیلانے کو برائی نہیں سمجھتے۔ اپنے حلال اور جائز کاروبار میں اس حرام اور ناجائز کام کی ملاوٹ کر کے برائی پھیلانے میں تعاون کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں تعاون نہ کرو۔'' [المائدہ۔۲]



## غیر ملکی ثقافت و تہوار اور اسلام:

غیر ملکی تہذیب وثقافت اور طرز بود و باش کی تہہ میں ان کی اپنی مذہبی روایات یا فکری خرافات کا دخل ضرور ہوتا ہے۔ گو ہر شخص ان کی تہہ میں کارفرما ضرر رساں عوامل سے آگاہ نہ بھی ہو۔ رسول اللہ ﷺ ان ضرر رساں عوامل سے ضرور واقف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿جو کوئی جس قوم کی نقالی کرے گا وہ انہی میں سے ہے﴾ (مسند احمد)...

کئی روایات ایسی ہیں جن میں آپ ﷺ نے کفار، مشرکین، اہل کتاب (یہود ونصاریٰ)، مجوسیوں، عجمیوں اور فاسق لوگوں کے نام لے کر ان کے مخصوص طور طریقے اپنانے سے منع فرمایا مثلاً: ﴿راہبوں کا لباس پہننے سے بچو، جس نے ان کا لباس پہنا یا ان کی مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں﴾ (طبرانی بسند صحیح

﴿یہود ونصاریٰ کا طرز سلام اختیار نہ کرو۔ وہ ہاتھ، سر اور اشارے سے سلام کرتے ہیں﴾ (سلسلة الاحادیث الصحیحه، البانی)

﴿عجمیوں کی طرح کسی کی آمد پر کھڑے نہ ہوا کرو﴾ (سنن ابی داؤد، ح: ۵۲۳۰)

عبداللہ بن عمرؓ کو زرد رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: ''ان کو جلا دو یہ کفار کے کپڑے ہیں، انہیں مت پہنو﴾ (مسلم، ح: ۵۴۳۶) ★

﴿داڑھیوں کو بڑھاؤ، مونچھیں کاٹو اور اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کی مخالفت کرو﴾ سلسلة الاحادیث الصحیحه، البانی)

اسلام نے جشن کے صرف دو دن مقرر کیے ہیں: عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

ان کے علاوہ مذہبی، قومی، بین الاقوامی یا غیر مسلموں کا کوئی بھی دن، ہفتہ، سال، جوبلی یا تہوار منانے کی اجازت نہیں۔

## محبت کے نام پر پھول اور کارڈ:

محبت کے نام پر پھول اور کارڈ پیش کرنا یورپی اقوام کا معمول ہے جس میں محبت، اخلاص اور ایثار

---

★ آج مہندی اور بسنت کے ہندووانہ رسوم اور تہواروں پر مسلمان کہلانے والے زرد رنگ کے کپڑے پہن کے کس طرح کفار کی مشابہت اور فرمان نبوی ﷺ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ایک فیصد بھی شامل نہیں ہوتا۔ وہاں جس طرح چند ساعتوں کے بعد پھول کی تازگی اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اسی طرح محبوب، محبوبہ کو چند ثانیے بعد چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے...جس طرح کارڈ تہوار گزرنے کے بعد بے کار ہو جاتا ہے اسی طرح کارڈ بھیجنے والا بھیج کر متعلقہ شخص کی یاد کو دماغ سے نکال پھینکتا ہے۔

اسلام پھول اور کارڈ پر رقم ضائع کرنے کے بجائے حقوق و فرائض ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ بچے کی پرورش کے لئے تکلیف اٹھانے اور دن رات مشقت برداشت کرنے کو پدرانہ و مادرانہ محبت سے تعبیر کرتا ہے۔

باحیا اور باوقار طریقِ محبت (نکاح) کے بعد میاں بیوی کو زندگی کے آخری سانس تک باہم وفا، اخلاص، ہمدردی، موانست اور تحمل کے ساتھ رفاقت نبھانے کو اصل محبت قرار دیتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے عورت چاہے شادی شدہ اور بال بچے دار ہی کیوں نہ ہو، اس کا اجنبی مردوں کے سامنے آنا اور ضرورت کے وقت نرم آواز میں بات کرنا درست نہیں۔ پھر بھلا اس کے لئے یہ کیسے روا ہو سکتا ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو اپنا دوست بنائے اور اسے تحائف بھیجے؟

ویلنٹائنز ڈے اگر کنوارے کنواریوں کے رشتہ تلاش کرنے کا دن ہے تو اسلام کنواری لڑکی کو قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ اپنا رشتہ خود تلاش کرتی پھرے، بلکہ یہ اس کے سرپرست مرد (ولی) کی ذمہ داری ہے کہ اس کے لئے مناسب اور صالح رشتہ تلاش کر کے شریعت کے مطابق اس کا نکاح کر دے ★۔ اگر یہ سینٹ (پادری) ویلنٹائن کی داستانِ عشق کی یاد منانے کا دن ہے تو یہ ایک انتہائی غلیظ اور خبیث شخص کا فعل ہے جس نے زنا جیسا قبیح فعل کر کے مذہب کے نام پر ایک عورت کو دھوکہ دے کر پھانس لیا۔ اسلام تو ایسے واقعات کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ ''اساف'' اور ''نائلہ'' نے حرم میں زنا کیا تو ان کے جسم سزا کے طور پر پتھر بنا دیئے گئے۔ اوباشی پسند لوگوں نے انہیں دیوتا بنا لیا۔ پنجاب میں ہیر رانجھے نے ایسی حرکت کی تو انہیں بھی آوارہ مزاجوں نے مرشد بنا لیا۔ (یہی حقیقت سسی پنوں، شیریں فرہاد اور لیلیٰ مجنوں وغیرہ کی ہے)

اگر یہ محبت کے دیوتا کی یاد میں منایا جانے والا دن ہے تو یہ غیر قوموں کا تصور معبودیت ہے، ان کے یہاں ہر کام کے لئے الگ دیوتا ہوتا ہے۔ محبت کا دیوتا عشق بازی کرنے والوں کا پسندیدہ ہے۔ غیر مسلم

★ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا پس اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔'' (رواہ الخمسہ الا نسائی)



اقوام اس کا دن منانے یا اس کو راضی کرنے کی آڑ میں جنسی آوارگی کو اپنے لئے جائز کر لیتی ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کے ہاں ''ہولی'' محبت کے دیوتا ''کام'' کی عید ہے۔ اس میں خوب عیش و عشرت کی جاتی ہے۔ خرمستی میں ذات پات کے سارے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ کسی کی بیوی کے ساتھ...(بحوالہ: سالگرہیں اور برسیاں مشرکانہ رسوم ہیں۔ از محمد اسلم رانا، ایڈیٹر المذاہب)

اسلام میں معبود صرف ایک ہے، جس کی تمام صفات تنہا اس کی ذات کا مستقل خاصہ ہیں۔ وہ اہل ایمان کے بارے میں فرماتا ہے: ﴿اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرہ۔١٦٥)

''وہ اللہ سے محبت کرنے میں انتہائی شدید ہوتے ہیں۔'' ایسی محبت کہ اگر اس کی خوشی کے لئے جان و مال، اولاد یا وطن بھی قربان کرنا پڑے تو ہنسی خوشی پیش کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ...''جو شخص اللہ کی خاطر دوستی رکھے، اللہ ہی کی خاطر دشمنی رکھے، اللہ ہی کی خاطر دے اور اللہ ہی کی خاطر روک رکھے، اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔'' (ابو داؤد، کتاب السنۃ، ح: ١٢٥٥)

کیا اس کا یہ تقاضا نہیں کہ ہم مغرب، کفار اور اہل کتاب کی خرافات سے مکمل قطع تعلق کر دیں، کیا اللہ کے لئے ناراضگی کا یہ تقاضا نہیں کہ ہم ان اخبارات اور ان لوگوں سے ناطہ توڑ لیں جو ہمیں ہمارے اللہ سے دور کرنا سکھاتے ہیں۔

ہم تو وہ امت ہیں جنہیں یہ دعا سکھائی گئی ہے اور ہر نماز کی ہر رکعت میں ہم اس دعا کو اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ [الفاتحہ]

''ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کے رستے پر جن پر تو نے انعام کیا، جن پر نہ (تیرا) غضب ہوا اور نہ وہ گمراہ ہی ہوئے۔''

اسلام کے علاوہ تمام اقوام مغضوب بھی ہیں اور گمراہ بھی۔ جن میں یہودی اور عیسائی بدرجہ اولیٰ شامل ہیں۔ اس کے باوجود ہم ان کے تہواروں، ان کی عادات، ان کی تہذیب اپناتے چلے جا رہے ہیں۔

Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



رسول اللہ ﷺ نے اسی خطرے کے پیش نظر فرمایا تھا: ''★ تم پہلی امتوں کی پیروی میں ایسے برابر ہو جاؤ گے جیسے تیر تیر سے، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں گھستے تھے تو تم بھی گھسو گے۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ''کیا یہود و نصاریٰ کی پیروی میں ہم ایسا کریں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اور کون ہو سکتا ہے؟''

(عن ابی سعید خدریؓ، اخرجاہ)

بشکریہ: ''الاعتصام'' لاہور

جنوری 2004

★ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت پر ایسا وقت آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا، جس طرح جوتا جوتے سے برابر ہوتا ہے (اس طرح میری امت بنی اسرائیل کی مشابہت کرے گی) یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ کام کریں گے۔'' (ترمذی)

سوچنا چاہئے کہ ہم غیر مسلموں کی مشابہت کیوں کریں؟ ہمیں اپنے دین میں کیا کمی اور خامی نظر آتی ہے کہ ہم بلا سوچے سمجھے کفار کی نقالی کرنے لگتے ہیں۔ غیر مسلموں کے تہواروں میں لہو ولعب، غل غپاڑہ، بے ہودگی اور فحاشی پائی جاتی ہے جبکہ ہمارے تہواروں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں خوشیوں کے ساتھ ساتھ عبادت بھی شامل ہے اور ان پُر مسرت مواقع پر بھی باہمی ادب و احترام اور دوسروں کو تکلیف نہ دینے کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

آئیں! اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے اس ملک سے غیر اسلامی رسومات، ثقافت اور تہواروں کے خاتمہ میں ہمارا ساتھ دیں۔ اس سلسلہ میں ہمارا شائع کردہ لٹریچر حاصل کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں عوام و خواص میں پہنچا کر جہاد بالقلم میں ہمارا ساتھ دیں۔

الداعی الی الخیر

مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ

پوسٹ بکس نمبر 172 سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی۔ فون: 4422843

Islamic Research Centre Rawalpindi

Scanned By :- Abdulrehman Altaf